ذکرِ حج

سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ میں اور آپ اللہ کے ذکر میں بیٹھے ہوئے ہیں ہمارا وقت یہ ضائع نہیں ہو رہا ہم دنیا کی کسی مصروفیت میں نہیں ہیں جس طرح لوگ اپنا وقت بازاروں میں ٹی وی میں ضائع کر رہے ہیں ہمیں اللہ نے سعادت بخشی اپنے ذکر میں بیٹھانے کی یہ وہ خوش نصیبی ہے جس کو انسان اپنے بازو کی طاقت سے حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر آپ یہ سمجھ رہی ہے آپ کو یہ خوش نصیبی اس لیے ملی ہے کہ آپ امیر کی بیٹی ہیں یا آپ بڑی سمجھدار ہیں یا آپ کو نسبت حاصل ہوئی ہے آپ اللہ والوں کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں جی نہیں۔ ان میں سے کوئی بھی وجہ نہیں ہے صرف ایک ہی وجہ ہے کہ اللہ نے ہم پر کرم کیا ہے بس یہ ایک وجہ ہے۔ اس نے ہم پر کرم کیا اور ہم کو اس وقت یہاں صحت کے ساتھ زندگی کیساتھ وقت کیساتھ یہاں بیٹھایا اور یوم ذالحجہ کے اس مبارک دن میں جب یوم عرفات ہوتا ہے اور اللہ کی وہ برکتیں اترتی ہیں۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

''عرفا کے دن سے بڑا پورے سال میں کوئی دن نہیں''۔

اس دن کی برکتیں اتنی ہیں کہ شیطان جو ہے وہ چیختا اور چلاتا ہے کیونکہ جب وہ اللہ کی رحمتیں اترتے ہوئے دیکھتا ہے بندوں پر تو اس وقت اس کی پریشانی بہت زیادہ ہو جاتی ہے فرمایا ایک یہ دن یہ چیختا ہے دوسرا یہ ایک اور دن بھی چیخا تھا صحابہ نے پوچھا کہ حضور وہ کون سا دن تھا فرمایا وہ بدر کا دن تھا جب جبرائیل فرشتوں کی صفیں سہی کر رہے تھے اس وقت بھی یہ منظر دیکھ کر یہ بہت چلایا اور چیخا تھا۔ ذالحجہ کے دن اللہ اتنی رحمتیں کرتا ہے کہ شیطان پریشان ہو جاتا ہے۔ اس قدر بخشش عام ہوتی ہے اس قدر کرم عام ہوتا ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

''یومِ عرفا کے دن جو عرفات کے میدان میں جو پہنچ گیا وہ وہاں موجود ہے اور اس کو یہ خیال ہے کہ وہ بخشا نہیں گیا تو یہ بھی گناہ ہے''۔

یہ گناہ کیا اس نے کہ اس نے یہ خیال ہی کیوں کیا کہ وہ عرفات کے میدان میں گیا ہے اور بخشا نہیں گیا یہ ہو نہیں سکتا کہ عرفات کا میدان ہو اور یومِ عرفا ہو تو اللہ ضرور اس کو بخشش عطا فرماتا ہے۔

ہم آج وہاں تو نہیں جا سکے اس پر ہمیں دکھ ہے اس پر ہمیں تکلیف ہے کہ ہم اپنی بدنصیبی پر رونا روتے ہیں کہ اس وقت ہم وہاں تو نہیں جا سکے لیکن اتنا ضرور ہے کہ ہمارے دل میں وہاں کی یاد ہے اور اس جگہ کے ماحول کا اندازہ ہمیں ہے اور ہمیں پتہ ہے کہ اس وقت وہاں کیا ہو رہا ہے تو اللہ بڑا کریم ہے وہ جب آسمانوں سے زمین کی طرف دیکھ رہا ہوگا۔ اور جب وہ ملاحظہ کر رہا ہوگا اس کے سامنے دونوں ہی منظر ہیں۔ ایک طرف عرفات کا میدان بھی ہے اور ایک طرف ہماری محفل بھی ہے وہ دیکھ رہا ہے اور دلوں کی نیتیں بھی دیکھ رہا ہے یہ بےچارے جا تو نہیں سکے لیکن ان کے اندر لیکن ان کے اندر خواہش بڑی ہے انشاءاللہ اللہ ہمیں بھی بلائے اللہ ہمیں بھی حاضری کی سعادت بخشے اللہ وہاں ہمارا بھی نام ان حاجیوں میں درج کرے۔ یہ تو ان کے دلوں میں خواہش ہے اور اس خواہش کو دیکھ کر وہ بڑا کریم ہے ہو سکتا ہے ہمارا نام بھی اس نے حاجیوں میں ڈالا ہو اس نے اسی نیت کو دیکھ کر کہ میرے بندوں نے نیت کی تھی لیکن یہ جا نہیں سکے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

''جس شخص کی نیت تھی کہ وہ حج کرے لیکن وہ ساری زندگی محنت کرتا رہا کوشش کرتا رہا دعائیں مانگ مانگ کر تھک گئیں لیکن کعبے کا حج نصیب نہیں ہوا اللہ تعالی اتنا کریم ہے کہ اسے قیامت کے دن حاجیوں میں سے اٹھائے گا''۔

لیکن وہ پوچھے گا مولا میں نے تو حج نہیں کیا تھا تو جواب آئے گا نہیں میرے بندے ہم نے تیرے دل کی نیت دیکھ لی تھی تیرے دل کی نیت بڑی پاکیزہ تھی بڑی صاف ستھری تھی لحاظہ ہم نے تمہیں حاجیوں میں لکھ دیا اور جو حاجی چل پڑا گھر سے راستے میں فوت ہوا پہنچا نہیں راستے میں اس کی موت آ گئی اللہ تعالی نہ صرف اس کو حاجیوں میں لکھے گا بلکہ ہر سال اس کی روح کو حج کرنے بھیجا کرے گا آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہر سال اس کی روح حج کرے گی جو راستے میں فوت ہو گیا۔ وہ تو نیتوں کے پھل دیتا ہے وہ اعمال کے تھوڑی وہ تو نیتوں کے ہیں۔

اللہ والے فرماتے ہیں

میں حج کے دنوں میں حج پر تھا میں نے خواب دیکھا کہ دو سبز لباس والے فرشتے اترے ہیں اور ایک دوسرے سے بات کر رہے ہیں ایک فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے کہ تجھے پتہ ہے اس سال کتنے حاجی حج کرنے آئے ہیں دوسرا کہتا ہے ہاں مجھے پتہ ہے کہ اس سال چھ لاکھ حاجی حج کرنے آئے ہیں کہا اچھا تمہیں یہ پتہ ہے کہ اس میں سے کتنے لوگوں کا حج اللہ نے قبول کیا ہے تو جواب آتا ہے کہ ہاں مجھے یہ بھی علم ہے تجھے پتہ ہے کہ ان میں سے صرف چھ لوگوں کا حج قبول ہوا ہے تو یہ حیران ہو گئے خواب سے بیدار ہوئے سارا دن رونے میں آہ زاری میں اللہ کے سامنے سجدوں میں گزرا کہ پتہ نہیں میں ان چھ میں ہوں کہ نہیں حج کرنے تو میں بھی آیا ہوں یہ میں نے کیا دیکھ لیا ہے۔ چھ لوگ ہیں وہ بس کامیاب ہوئے۔ سارا دن گزر گیا رات آئی انہی فرشتوں کو دیکھا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ آپس میں پھر بات کر

رہے ہیں ایک کہتا ہے کہ تمہیں پتہ ہے کہ چھ لاکھ لوگوں میں سے صرف چھ لوگوں کا حج قبول ہوا ہے کہا ہاں بالکل یہ مجھے علم ہے کہا تو پھر باقیوں کا کیا ہوا ہے کہا باقیوں کا یہ ہوا ہے کہ ان چھ لوگوں کی وجہ سے باقیوں کا بھی قبول ہو گیا ہے تو یہ نیتوں کے پھل ہیں۔ کیا پتہ ہو تم اور میں یہاں بیٹھ کر چند لفظ حضور کی محبت کے حج کے حاجیوں کے بولیں اللہ کو یہ عمل اتنا پسند آئے کہ ہمارا نام سب سے اوپر لکھ دے انہوں نے بھی حج کیا ہے اس کا کیا ہے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اس کا قلم جو چاہے لکھ سکتا ہے۔

پچھلے سال مجھے یاد ہے جب ہم نے محفل ذکر حج کی تھی تو اس حج کی محفل کے دوران ہی ایک حج کی دعا مانگی تھی کہ مولا اگر یہ واقعی حج ہے تو مولا اب ہمیں دیکھا بھی دے نہ کعبہ اب ہمیں بھیج بھی دے تو الحمداللہ اسی سال کے دوران اللہ نے عمرے کی سعادت عطا فرمائی لحاظہ تسلی رکھو تم جس مجلس میں بیٹھے ہو اس کی ایک ایک دعا پوری ہونے والی ہے اس کا ایک ایک لمحہ ایک ایک منٹ ایک ایک سیکنڈ قبول ہونے والا ہے اس کی نسبت اللہ کے کعبے ساتھ ہے وہ کعبہ جو اللہ کی جلوہ فرمانیوں کا مرکز ہے وہ کعبہ جو اللہ نے جب تعمیر فرمایا تھا انسانوں کے لیے تو بالکل اس کے اوپر بیت المعمور فرمایا فرشتوں کے لیے اس کعبے کیساتھ ہماری آج کی یہ مجلس جڑی ہوئی ہے جتنی بڑی اس کی عزت ہے اتنا ہی بڑا اس کا ذکر بھی ہے ہم اس کا ذکر کر رہے ہیں اور یہ وہی کعبہ ہوگا۔

قیامت کے دن آقا علیہ السلام فرماتے ہیں

کہ اللہ کعبے کو انسانی شکل دے گا اور سارے حاجی آ کر اس کے پاؤں چومے گے اس کے پاؤں کو ہاتھ لگائے گے اور پھر وہ کعبہ جنت کی طرف روانہ ہو جائے گا اور اپنے ساتھ ہر اس شخص کو لے جائے گا جس نے آ کر اس کو ہاتھ لگایا جس نے ایک نظر دیکھا کعبے کو اس کو بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جائے گا تو لحاظہ اس کیساتھ ہماری نسبت ہے اور ہماری مجلس کا آج جو انداز ہے وہ بڑا اجدا گانہ ہے اپنے دلوں کو مرکز محبت رکھیں اور توجہ سے سنیں شائد اللہ ہماری حاضری کو باعین ہی اسی طرح لکھ دے جس طرح اس وقت حاجی وہاں کعبے کے قریب موجود ہیں۔

حج کا اصل مقصد

حج خود بہت بڑی عبادت ہے حج کا اصل مقصد اللہ کی طرف لو لگانا ہے چالیس دن تک ایک شخص گھر سے نکلتا ہے اور اس کا کوئی مقصد نہیں ہیسوائے یہ کہ وہ جا کر اللہ کا ذکر کرے اور اس کی کوئی تمنا نہیں اور اس کا کوئی ارادہ نہیں کہ چالیس دن تک وہ اپنے گھر بار کو چھوڑتا ہے اپنی تمام دنیا کو ترک کرتا ہے اور اللہ کی خاطر سفر کرتا ہے اس میں مقصود یہ ہے کہ میری طرف اس بندے کا دل اتنا کھیچ جائے کہ اس کو ساری دنیا سے زیادہ میں پیارا ہو جاؤں یہ کعبے کا حج کرنے کا اصل مقصد ہے پرانی امتوں میں یہ نہیں تھا حج پرانی امتوں میں نہیں تھا حج جو ہے وہ امت محمد یہ پر نازل ہوا ہے اس سے پہلے نہیں تھا یہ اس لیے دیا گیا۔

کہ پرانی امتوں کو طریقہ یہ دیا گیا تھا کہ وہ اللہ سے جب لوح لگاتے تھے تو پھر دنیا چھوڑ دیتے تھے جنگلوں میں چلے جاتے پہاڑوں میں چلے جاتے دنیا کے تمام رسم و رواج مصروفیات چھوڑ دیتے اور جنگلوں میں جا کر مصروف عبادت ہو جاتے۔

الحمداللہ ہم جس نبی کے امتی ہیں اس میں جنگلوں میں جانا ناپسندیدہ ہے پہاڑوں پر جانا ناپسندیدہ ہے ایسا ہمارے نبی نے نہیں کیا ہے اس کو اختیار نہیں کیا آقا نے کہ آپ نے گھر باڑ چھوڑ کر جنگلوں کی طرف روانہ ہوئے ہوں ایسا نہیں کیا آپ نے یہی وجہ ہے کہ ہماری امت میں ایسا نہیں رکھا گیا۔

تو حضور سے پوچھا اے میرے آقا بتائیے ہم کیا کریں۔

فرمایا! میری امت کو اللہ نے حج عطا فرمادیا ہے۔ تاکہ وہ گھروں سے نکلے اپنے گھر بار چھوڑے اور حج کرنے روانہ ہو جائے۔

فرمایا جو حج کے اندر ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے اللہ کے لیے سب کچھ چھوڑ دیا ہے وہ سب کچھ چھوڑ کر اللہ کی بارگاہ میں پہنچ گیا ہے لحاظہ یہ سارا حج اصل میں مختلف تشبہات کا نام ہے مختلف جگہوں سے انسان کے باطن کو جوڑا گیا ہے۔

مثلا

اگر آپ غور کریں تو کعبہ جو ہے وہ بظاہر ایک گھر ہے بظاہر ایک چھوٹا سا کمرہ ہے لیکن اس کی نسبت خود خدا کیساتھ ہے۔

حضرت علامہ ڈاکٹر پروفیسر محمد عظیم فاروقی فرماتے ہیں کہ

جب میں پہلی بار گیا تو کعبہ شریف کے سامنے پہنچا جا کر دیکھا ٹھیک ہے اللہ کا گھر تھا دیکھا فرماتے ہیں تھوڑی سی مایوسی اتری کہ کیا میں بس یہ کمرہ دیکھنے آیا ہوں ایک کمرہ ہے اور اس پر غلاف چڑھا ہوا ہے کالے رنگ کا غلاف چڑھایا ہوا ہے اندر سے خالی کمرہ ہے کیا میں صرف یہ دیکھنے آیا ہوں میں کعبے میں ہوں اور اسی سوچ میں ہوں کہ کیا میں یہ کمرہ دیکھنے آیا ہوں یہ سوچ رہا ہوں تو مجھے سامنے سے آقا ﷺ تشریف لاتے ہوئے نظر آئے وہ چلتے ہوئے میرے پاس آئے فرماتے ہیں میں کھڑا ہو گیا سلام کیا آقا علیہ السلام نے مجھے بڑی محبت سے مجھے جواب دیا کہ آپ جو سوچ رہے ہیں ہمیں پتہ چل گیا ہے آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ کمرہ ہے میں جو اللہ کا گھر دیکھنے آیا ہوں یہ تو ایک کمرے پر غلاف چڑھا ہوا ہے۔ تو جواب دیا ایسا ہی ہے بظاہر یہ ایک کمرہ ہی ہے لیکن اس کی نسبت اللہ کیساتھ ہے اس لیے کہ اللہ خود جلوہ فرما ہو تو کائنات میں اس کے لیے جگہ کوئی نہیں وہ کسی شے میں سما نہیں سکتا وہ اتنا عظیم اتنا بزرگ اتنا بڑا ہے اتنی برکت والی ذات ہے کہ وہ یہاں آئے تو سما نہیں سکے تو اللہ نے اپنی ساری تجلیات اس کے اوپر ڈال دی لحاظہ اس کے گرد جب کوئی چکر لگا رہا ہوتا ہے جب آپ وہاں پہنچے گے انشاءاللہ

جب آپ وہاں چکر لگائیں گے تو آپ کو محسوس ہوگا کہ آپ اللہ کے گرد چکر لگا رہے ہیں بظاہر وہ کعبہ ہے بظاہر وہ ایک کمرہ ہے اس کمرے کی تشبیہ ہے اللہ کیساتھ لحاظہ وہاں جاتے ہی اس کی طرف یوں دل کھنچتا ہے جس طرح انسان کا دل دودھ پیتے بچے کی طرف کھنچتا ہے جس طرح باپ اس کی طرف محبت سے کھنچتا ہے ماں کھنچتی ہے بچے کی طرف ایسے ہی کعبے کی طرف انسان کا دل کھنچتا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اس کے قریب ہو جاؤں اور قریب ہو جاؤ اور قریب ہو جاؤں اپنا سینہ اس کیساتھ جوڑ لوں بہت کشش اور بہت محبت اس کی محسوس ہوتی ہے اس کی وجہ اللہ کی تجلیات کا وہاں نزول ہے جو ہر وقت ہوتی ہیں۔

آقا علیہ السلام نے احادیث قدسی میں فرمایا

''اللہ نے فرمایا میں روزانہ کعبے کے اوپر اپنی ۳۶۰ تجلیاں اترتا ہوں اور ایک تجلی اپنی پوری دنیا پر ڈالتا ہوں''

اس سے آپ اندازہ کریں کہ ایک تجلی سے اس کی پوری دنیا چلے اور ۳۶۰ تجلیاں صرف کعبے پر اترتی ہیں کتنی برکت اور عزت والی وہ جگہ ہو گئی کعبہ جو ہے اس کی تشبیہ ہے پھر اللہ نے اپنے گھر کے قریب ہی ایک بہت بڑا میدان بنایا ہے جس کو میدان عرفات کہتے ہیں جہاں حشر برپا ہوگا اللہ کی کرسی اترے گی۔

جہاں فرشتے اترے گے قطاریں لگائی جائیں گی آدم سے لے کر قیامت تک ہر شخص وہاں قطار میں کھڑا کیا جائے گا وہ میدان جس طرح بادشاہ کے محل کے آگے بہت بڑا میدان ہوتا ہے ایسے ہی اللہ نے وہاں اپنا میدان بھی بنایا ہوگا اور جس طرح بادشاہ کا ایک بہت بڑا علاقہ ہوتا ہے اور اس علاقے کے اندر شکار منع اس علاقے کے اندر قتل منع اس علاقے کے اندر لڑائی منع اس علاقے میں ایک دوسرے کے ساتھ دھوکہ اور فراڈ منع کیوں بادشاہ کا علاقہ ہے تو اللہ نے مکہ کو وہ رتبہ عطا کر دیا جیسے بادشاہ کا ایک اپنا علاقہ ہوتا ہے۔

طواف

پھر طواف کو آپ دیکھو کہ یہ جو طواف ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی بادشاہ کے محل کے گرد بھکاری چکر لگا رہا ہے وہ چکر لگا تا جا رہا ہے کہ کسی وقت بادشاہ کی نظر مجھ پر بھی پڑے گی وہ بار بار چکر لگا رہا ہے ایک دو تین چار سات چکر پھر پھر لگانا شروع کر دیتا ہے بار بار چکر لگاتا ہے کہ شائد بادشاہ کھڑکی سے میری طرف بھی دیکھ لے یہ طواف کی حقیقت ہے کہ وہ اس لیے لگایا جاتا ہے کہ اللہ کو یہ دیکھلانا مقصود ہے کہ میرا بندہ میری طالب میں پھر رہا ہے کہتا ہے نہ گھر میں دنیا میں عام بھی کسی سے کوئی شے لینی ہو یار تیرے گھر کے بیس چکر لگائے ہیں میں نے تیرے گھر کے چالیس چکر لگائے میں نے تو ملا ہی نہیں تجھ سے کوئی شے لینی تھی اتنے چکر لگائے تو یہ جو چکر لگائے جا رہے ہیں اس لیے کہ مولا تیری عزت مل جائے مجھے تیرا کرم مجھے حاصل ہو جائے تیرا پیار مجھے مل جائے۔

صفا مروہ

اسی طرح جب صفا مروہ کے بھی جب چکر لگاتا ہے تو اس کے پیچھے بھی یہی راز ہے کہ مولا تیرے گھر کے چکر لگا رہا ہوں کب تیری نظر مجھ پر پڑے گی کب تیری رحمت میری طرف روانہ ہو گی اللہ اکبر اصل میں سارا حج جو ہے وہ اصل میں تشبہات کا نام ہے۔

حجر اسود

حضور علیہ السلام نے حجر اسود کو چوما وہ جنت کا پتھر جو کعبے کی دیور کیساتھ جوڑا ہے بڑی عزت والا ہے بڑی برکت والا ہے جنت سے بھیج کر اس کو کعبے کو مکمل کیا گیا کیونکہ ابراہیم علیہ السلام جب کعبے کی تعمیر فرما رہے تھے اس وقت ایک کونا اس طرح خالی بچا کہ وہ پتھر فٹ نہیں ہو رہا تھا آپ تھوڑا متفکر ہوئے کہ اب یہاں اس بناوٹ کا پتھر کہاں سے آئے تو اللہ نے جنت سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اس کو اتارا تھا۔ کہ اے آدم اس کو جنت سے یہاں بھیجا ہے اس کو یہاں فٹ کر تو جب وہاں رکھا تو وہ پتھر کعبے کیساتھ جوڑ گیا بعد میں اس کو علیحدہ کر دیا گیا اور اس کو وہاں زیارت کے لیے رکھ دیا گیا حضور علیہ السلام نے اس کو چوما اور حضرت عمرؓ اس کو جب بھی بوسہ دیتے تو آپ فرماتے تھے کہ اے حجر اسود تو صرف ایک پتھر ہے تو میری تقدیر نہ بدل سکتا ہے نہ بنا سکتا ہے نہ تیرا کوئی نقصان ہے نہ فائدہ ہے لیکن میں تمہیں اس لیے چومتا ہوں کیونکہ میرے محمد نے تمہیں چوما ہے تشبہہ تیری محمد کے لبوں کیساتھ ہے لحاظہ میری عقل اور سوچ کہتی ہے کہ تجھے چوما جائے کیونکہ تیرے اوپر میرے محمد کے لب لگے ہوئے ہیں لحاظہ تشبہات کا نام ہے۔

مقامِ ابراہیم

مقام ابراہیم کو دو پاؤں دے دیئے گے ابراہیم علیہ السلام کے اس پتھر کو دو پاؤں دے دیئے گئے یہاں دو نفل پڑھو کیوں؟؟ کہ یہاں ابراہیم علیہ السلام کے دو پاؤں سامنے ہیں ارے ہمارا دین تو پتھروں سے دور کرتا ہے ہمارا دین تو پتھروں کا دشمن ہے لیکن یہ کیا کر رہے ہو حجر اسود پتھر غار حرا پتھر غار ثور پتھر مقام ابراہیم پتھر کعبہ سارے کا سارا بنا ہوا پتھر سے اسلام تو پتھروں سے دور کرتا ہے نہیں یہ وہ پتھر ہیں جن کی نسبت اللہ والوں کیساتھ ہیں یہ عام پتھر نہیں ان کا نام عام نہیں ہے لحاظہ ان کا پیار اور محبت دل میں اتارا گیا ان کی طرف سفر کرنے کا کہا گیا غار حرا جا کر دیکھو غار ثور چڑھ کر دیکھو ملو ان پتھروں سے جن کو نبی نے دیکھا ہوا ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

''میں اس پتھر کو پہنچانتا ہوں کہ جب بھی میں اس کے قریب سے گزرا ہوں مجھے السلام وعلیکم کہتا ہوں حضور نے پتھروں کی محبت دل میں ڈالی کہ بعض پتھر ایسے ہیں کہ وہ مجھے مل کر سلام کرتے ہیں اللہ تو لحاظ ہمیں تو ان نسبتوں سے غرض ہے''۔

قابلِ غور بات

آپ غور کریں ایک عجیب بات سامنے آتی ہے حج کے دوران وہ یہ ہے کہ سارا حج کرتے ہوئے عقل بار بار سوال کرتی ہے کہ میں یہ صفا مروہ میں کیوں دوڑوں وہ تو چلو ابراہیم نے حکم دیا اس کی حکمت بھی آپ نے سن لی کہ ابراہیم علیہ السلام نے حکم دیا تھا آب زم زم نکلنا تھا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ کی فرمابرداری دیکھنی تھی کائنات کی تمام عورتوں کو سبق دینا تھا وہ تو سمجھ آ گئی آج وہاں نہ ہاجرہ ہیں نہ اسمٰعیل ہیں نہ صفا مروہ وہ ہے وہ پہاڑ بھی تقریباً مٹ چکے تھوڑا تھوڑا نشان باقی ہے تو آج کیا ہے عقل پوچھتی ہے یہ بات بار بار کہ کیوں بھاگو میں چلو وہ تو عورت تھی میں مرد ہوں جوان ہوں چلو میں عالم بھی ہوں میں مفتی بھی ہوں میں محدث بھی ہوں میں مفسر بھی ہوں میں حضور کا صحابی بھی ہوں فلاں ہوں میں کیوں دوڑو وہی عقل سے بار بار سوال کیا جاتا ہے کہ اُدھر چلے جائیں وہ منی جمرات کر رہے ہیں اس وقت تو چلو ابراہیم علیہ السلام نے مارا دیکھا سامنے ابلیس کو سات کنکر مارے اس کو آج وہاں نہ شیطان ہے نہ ابلیس ہے نہ ابراہیم ہیں نہ ہی وہ پتھر ہیں نہ اسمٰعیل علیہ السلام لیٹے ہوئے ہیں نہ وہاں پر کوئی چھری چل رہی ہے یہ کیا ہو رہا ہے عقل بار بار پوچھتی ہے کہ یہ کیا کر رہے ہو تم یہ کیوں ادھر آئے ہو۔

وقوفِ عرفات

وقوفِ عرفات سارا دن حاجی کو حکم ہے کہ آسمان کو کھلا رکھے اپنے اوپر کسی چھت کے نیچے نہیں آ سکتا کسی چھاؤں کے نیچے کھڑا نہیں ہو سکتا چھتری اوپر نہیں کر سکتا سائٹ پر رکھے گا دھوپ سے بچ جائے لیکن اپنے چھت پر نہیں کرے گا یہ منع ہے کھولے آسمان کے نیچے رکھنا ہے کیوں؟؟؟

عقل بار بار پوچھتی ہے سارا حج غور کریں تو انسان کی عقل ماتم کرتی ہے اس بات پر کہ کیوں کر وار رہے ہو یہ مجھے اتنے سمجھدار بندے وہاں لاکھوں کروڑوں کا تیرا بزنس وہاں تیرے اتنے بچے تیرے پاس گاڑیاں یہاں تو دو چادریں لپیٹ کر پھر رہا ہے سفید چادر ہے اور کچھ پہننا بھی نہیں ہے نیچے کر رہے ہو تم کس طرح کر رہے ہو ہاتھ میں پانی کی بوتل ہے زیادہ کھا پی بھی نہیں سکتے ہو کیوں ظہر اور عصر اکٹھی پڑھ رہے ہو وہاں پاکستان میں تو الگ الگ پڑھتے ہو یہ مزدلفہ میں آ کر ظہر اور عصر اکٹھی کیوں کر دی عقل ماتم کرتی ہے۔ سبحان اللہ حیران رہ جاتی ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

آپ دیکھیں کہ ہم جب نماز پڑھتے ہیں تو عقل کو جواب دے سکتے ہیں۔

مثال

جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں دیکھو نماز ایک ورزش ہے جب انسان اوپر نیچے ہوتا ہے تو بہت ساری بیماریاں نکل جاتی ہیں چلو سمجھ آ گئی ٹھیک ہو گیا پھر آپ کہتے ہیں نماز میں اس لیے پڑھتا ہوں کہ اللہ کے سامنے عاجزی کا اظہار ہے اللہ کو میں اپنی عاجزی دیکھا رہا ہوں کہ میں تیرے علاوہ کسی کو پوجتا نہیں ہوں اور دیکھ تیرے سامنے سرسجدے میں رکھ رہا ہوں عقل کو جواب دیا روزہ رکھا روزے سے صحت حاصل ہوتی ہے روزہ رکھو گے ٹھیک ہو جاؤ گے صحت ملے گی عقل کو جواب مل گیا چھپ کر جائے گی اسی طرح زکوۃ دی ہے دیکھو غریب ہیں غرباء ہیں ان کو دینے چاہیے مال تقسیم کرنا چاہیے اس سے ان کے حالالت بہتر ہو جائیں گے عقل چھپ ہو گئی۔

حج میں عقل چھپ نہیں ہوتی وہ کہتی ہے کہ مجھے جواب دو اب مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالی اس نیکی کو زیادہ پسند کرتا ہے جس میں بندے کا اپنا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا کوئی فائدہ نہیں بندے کو نہ کوئی عقل کو جواب دینا آ رہا ہے میں صفا مروہ بھی کروں گا میں طواف بھی کروں گا میں وقوف عرفات بھی کروں گا میں ظہر اور عصر اکٹھی بھی پڑھوں گا میں سارا کچھ کروں گا اگر پوچھ لیا کیوں؟؟؟ جواب ہے اللہ کے لیے

یہ ایسا جواب ہے اللہ اس پر جوم اٹھتا ہے مولا تیرے لیے یہ تیرے لیے ہے مجھے پتہ ہے مجھے اس میں کچھ نہیں ملنا ہے نہ شیطان ہے سامنے سات کنکریاں پھر بھی ماروگا وقوف عرفات ہے نبی نے کہا تھا کھڑا ہونا ہے کھڑا رہوں گا نبی نے کہا تھا صفا مروہ بھاگنا ہے بھاگوگا جہاں آہستہ چلنا ہے آہستہ ہو جاؤں گا جہاں تیز بھاگنا ہے تیز ہو جاؤں گا اپنی عقل کو چھٹی اپنی عقل سے کچھ نہیں سوچوں گا یہ ہے حج اور جب انسان اس لیول پر پہنچتا ہے اللہ کے سامنے اس درجے پر آتا ہے تو وہ پھر اس طرح ہوتا ہے۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا

غلطیوں سے پاک حج جس نے کر لیا اس کا صلہ صرف ایک بنتا ہے وہ ہے جنت۔

دوسری کوئی شئے نہیں دوں گا اللہ کوئی شئے نہیں اور دے گا ایک دے گا صرف حج مبرور بعض بار بار کہتے ہیں حج اکبر جو جمعے کے دن ہو اس کو حج اکبر کہتے ہیں ہئ حج اکبر ٹھیک ہے لیکن غلطیوں سے پاک حج کی بات ہوئی ہے حج مبرور جو غلطیوں سے پاک ہو جس کے اندر کوتاہیاں اور کمائیاں نہ ہوں جس میں سستیاں نہ ہوں ایسا حج کیا فرمایا کہ وہ صرف جنت ہے اور فرمایا

کہ جو ایسا حج کرے گا کہ میرے لیے اس کو بجالائے کہ وہ میرے ذات کے لیے اس کو کرے کہ وہ اسطرح کر دیا ہے جیسے ابھی پیدا ہوا اس کے سارے گناہ مٹا دیئے گئے اس کی ساری غلطیاں دور کر دی گئی اس کو پاک وصاف کر دیا گیا اللہ تو حج کے باطن معاملات میں ایسا ہوا۔

حج جو ہے یہ اصل میں سامان عبرت بھی ہے کیسے؟؟

جب حاجی یہاں سے چلتا ہے تو یہ ایسے ہی ہے اب جیسے کہ وہ موت کی طرف روانہ ہوا گھر بار اس نے چھوڑ دیا ہے ہر چیز چھوڑ دی ہے اور اب وہ جنازے پر چلا گیا ہے اس کا جنازہ اٹھ گیا ہے اور جب وہ چلتا ہے نہ تو کفن کی طرح اس کو سفید کپڑے پہنائے گئے وہ کیا تھا سفید کپڑے کفن اور اجازت نہیں ہے کہ تم ان سفید کپڑوں کو اتارو جب تک حج مکمل نہیں ہو جاتا پھر وہ جب وہاں پہنچتا ہے تو وہاں ہزاروں لاکھوں مخلوق ہے اور وہ سارے ایک ہی لباس میں ہیں

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز   نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

وہ سارے اکٹھے ہیں اور وہاں جب وہ انسانوں کے منظر کو یاد کرتا ہے تو پھر اس کو وہاں میدان حشر یاد آتا ہے کیونکہ وہی جگہ ہوگی جہاں حشر لگے گا اور یاد رکھو تم آج اگر وہاں پر پہنچے ہو تو کل قیامت کے دن بھی یہی آؤ گے اس وقت دیکھ لو تمہاری جگہ کہیں ہوگی تم دیکھ لو ہو سکتا ہے تمہارے قدم وہاں ہو جہاں تمہارے اس وقت بھی قدم پڑے تھے میدان حشر ہے ذہن میں رکھے اور پھر وہاں کھڑا ہو کر

لبیک الھم لبیک کی صدائیں بلند کریں تو یہ ذہن بنالیں کہ قیامت کے دن اللہ جب تیرا نام پکارے گا تو اس وقت بھی لبیک ہی کہنا ہے نہ سارا قیامت کا دن ہے نہ وہ سارا قیامت کا ہی منظر تو یہ ذہن میں رکھ کر وہاں لبیک بولیں کہ کل قیامت کے دن جب میرا نام بولا جائے اس وقت بھی کہو گا لبیک مولا میں حاضر میں اِدھر ہی یہ دیکھ تیرا بندہ یہاں کھڑا ہے

لبیک الھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة والملک لاشریک لک

یہ صدا جب بلند کرے تو ذہن بنائے کہ اللہ کو جواب دوں گا یہاں کھڑا ہو کر اللہ اور پھر وہاں جو آہ وزاری ہوتی ہے اس طرح لوگ وہاں چلا چلا کر روتے ہیں کہ کان پڑی آواز سنی نہیں جاتی اتنی آہ وزاری لوگ عرفات کے میدان میں کر رہے ہیں وہ قیامت کا منظر سامنے ہوگا اس وقت جو رونٹھے کھڑے ہوتے ہیں بال کھڑے ہو جاتے ہیں انسان کے اور جی چاہتا ہے کہ اِدھر ہی قبر کھود جائے اور میں مر جاؤں یہاں اور اس کے بعد زندگی ختم ہو جائے میری اس قدر رونا اور آہ وزاری وہاں نصیب ہوتی ہے۔ یہ جو اللہ کا ذکر ہے یہ بھی ذہن میں رکھ کر وہاں کرے کہ وہاں معاملہ اور ہے وہاں معاملہ اس وقت اور ہے۔

جب ۹ ذالحج کا دن آتا ہے تو اس وقت معاملہ اور ہوتا ہے کیا حضرت علی بن حسین حضرت امام حسینؓ کے صاحبزادے ہیں حضرت حسین ان کا نام ہے حضرت علی ان کا نام ہے حضرت امام حسین کے صاحبزادے آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ جب حج کرنے جاتے ہیں تو آپ لبیک کے الفاظ نہیں بولتے تھے اور چہرہ زنگ زرد پڑ جاتا تھا لوگ پوچھتے کہ حضرت آپ کیوں نہیں لبیک کہہ رہے تو جواب آتا کہ اس لیے لبیک نہیں کہتا کہ جب میں لبیک کہو تو آگے سے کہی یہ جواب نہ آئے کہ لا لبیک تو حاضر نہیں ہے تو جھوٹ بول رہا ہے کہی یہ جواب نہ آجائے   کیونکہ یاد رکھو

قرآن میں اللہ نے فرمایا

"تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا تم میرا نام لو میں تمہارا نام لوں گا تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا"۔

لیکن یاد رکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ نے وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ اپنی قوم کے ظالموں سے کہو گنہگاروں سے کہو کہ میرا نام نہ لیا کریں کہا مولا کیوں تجھے یاد کرنا چاہیے تجھے یاد کرنا چاہیے تجھے نام لینا چاہیے جواب آیا سنو موسیٰ جب کوئی میرا نام لیتا ہے تو میں بھی اس کو یاد کرتا ہوں اگر کوئی گنہگار مجھے یاد کرے میرا نام لے کوئی ظالم میرا نام لے تو میں لعنت سے اس کو یاد کرتا ہوں یاد ضرور کرتا ہوں لیکن لعنت بھیج کر یاد کرتا ہوں کوئی برا مجھے یاد کرے کوئی برا میرا نام لے اور محبت سے نہ لے تو میں بھی برائی سے اس کو یاد کرتا ہوں میں بھی ناہوست بھیج کر یاد کرتا ہوں تو لحاظ دیکھ لو کہ تم مجھے جب یاد کرو تو تمہارا ذہن کیسا ہے تمہاری سوچ اس وقت کیسی ہے تمہارا دھیان کدھر ہے میرا نام لے رہے ہو اگر تم نے میری محبت میں نہ لیا تو میرا دھیان تمہاری طرف نفرت سے پڑے گا اگر محبت سے لو گے تو میں بھی محبت سے تمہارا نام لوں گا۔

یہ فرق ہے اللہ کی یاد میں اللہ والوں کی اللہ کی یاد ہوتی ہے عام بندوں کی اللہ کی یاد اور ہوتی ہے یہ مجبوری میں اللہ کو یاد کرتے ہیں جب کہ اللہ والے محبت سے اللہ کو یاد کرتے ہیں وہاں حاجی جب میدان میں کھڑا ہوتا ہے نہ اس وقت جو حالت ہو جاتی ہے ایسا عرق نکلتا ہے بندے کا اتنی سخت اذیت اور تکلیف سے گزارا جاتا ہے کہ وہاں دن میں تارے نظر آتے ہیں جو گئے ہیں بتاتے ہیں اتنی سخت حالت آتی ہے حضرت دل چاہتا ہے بھاگ جائیں عرفات کے میدان سے اتنے تکلیف والے حالات ہیں پھر اس وقت ایسے لوگ دیکھے اور جو برداشت نہ کر پائے اور گالیاں زبان سے نکلنا شروع ہوگئی کیوں کہ دل میں اللہ کی محبت تھوڑی تھی وہ تو ویسے ہی آئے ہوئے تھے ایسے ہی بس اس طرح کہا نہ جس نے ایسے مال سے حج کیا جو شک والا مال تھا وہ مال پاک نہیں تھا اس نے اس مال سے حج کیا اللہ تعالیٰ اس کے سارے حج کو گندے کپڑے میں لپیٹ کر اس کے منہ پر دے مارے گا شراب کے پیسوں سے سود کے پیسوں سے رشوت کے پیسوں سے کسی کی جائیداد کو ناپ کر کسی کے اوپر ظلم اور زیادتی کر کے پیسے اکٹھے کر کے حج کرنے تو چلا گیا ہے ایسی کوئی عبادت اللہ کو قبول نہیں یہ اصول آج ذہن میں لے کر جائیے

اللہ کو جیسے آپ یاد کریں گے ویسا ہی جواب آئے گا۔

تو وہاں حج کرنے والے لاکھوں حاجی اللہ سب کے حج قبول فرمائے آمین یہ تو اس کا کرم ہے نہ یہ تو اس کا فضل ہے نہ وہ ہر ایک کیساتھ محبت کرتا ہے پیار کرتا ہے لیکن ہمیں احتیاط کرنی چاہیے اللہ ہمیں احتیاط کرنے کی توفیق دے اور پوری طرح دیکھ بھال کر آپ نے قدم اٹھنا ہے میرا پیسہ جو حج کے لیے استعمال ہو رہا ہے اس کی ایک ایک دمڑی حلال ہونی چاہیے۔انشاء اللہ ورنہ یہ سب فضول ہو جائے گا۔

ایسے حاجی نظر آئیں گے آپ کو جو سمن حج کرنے گئے ہوتے ہیں وہ ایسے ہی بس بیٹے نے کہا ہوتا ہے ابا جی اب کر ہی آؤ ستر سال ہو گئے جاؤ اب حج ہی کر آؤ اچھا چل فیر کرواٹکٹ دل میں نہ کوئی آرزو نہ کوئی شوق نہ کوئی تمنا ایک ہوتی ہے چلو واپس آؤ گا لوگ حاجی کہیں گے واپس آؤں گا لوگ بہت عزت دیں گے واپس آؤ گا لوگ بڑا پیار کریں گے واپس آؤں گا کہیں گے چلو شکر ہے موت تو پہلاں کر ہی آئے ہو نہ فیر نہ عشق رسول نہ محبت نہ پیار نہ کوئی حج کی تمنا بس ایسے ہی چلے گئے ایسے لوگوں کے لیے پھر اللہ نے پھر یہ فرمایا ہے اے موسی کہہ دوں ان ظالموں سے اگر انہوں نے مجھے یاد کیا تو میں لعنت بھیج کر یاد کروں گا دیکھ لو مجھے کیسے یاد کر رہے ہو میری محبت اور میرا پیار اگر لبوں پر ہے تو پھر میری یاد فائدہ دے گئی۔راز کی بات دی ہے۔

تمہاری حالات اگر نہیں سنورتے تو اس کی وجہ تمہارے اندر کا یاد کرنے کا سسٹم ہے وہ سسٹم ٹھیک نہیں یاد کرتے ہوارے مجبوری سے یاد کرنے والا مجبوری سے یاد کرتے ہوارے محبت سے پکار وہ ستر بار تمہارا نام لے گا یا ابدی یم ابدی کہے گا اور اگر محبت سے نہیں تو پھر نہیں۔

پھر حاجی سب عبرت کے نشان جب وہ وہاں سے اکٹھا کرتا ہے اور پھر وہ مدینے کی حاضری دیتا ہے مدینے کے نور سمیٹا ہے گنبد خضرا کی زیارت کرتا ہے وہ محبت اور پیار اس کو جب وہاں سے ملتا ہے وہ جب لیتا ہے وہاں سے پھر اس کو گھر آنا ہوتا ہے اور اب یہاں سے حج کی اصل ذمے داری شروع ہوتی ہے اب حج شروع ہوا ہے میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ ہماری یہاں آنے کی حاضری سیڑھیاں اترنے کے بعد شروع ہوتی ہے آپ جب اتر کے یہاں سے جاتے ہیں گھر اصل میں ہمارا فیض اس وقت شروع ہوتا ہے یہ بھول جائے کہ اس وقت فیض ہے یہ فیض نہیں ہے یہ ہماری اس وقت صحبت کی برکت ہے اس وقت دل نرم ہیں اس وقت دلوں میں محبت ہے پیار ہے یہ یہاں کے ماحول کی برکت ہے جب اتر کے یہاں سے جاتے ہیں گھر اصل میں ہمارا فیض اس وقت شروع ہوتا ہے ایسے ہی حاجی کا اصل فیض جب وہ گھر کی دہلیز کو پار کرتا ہے تب شروع ہوتا ہے۔

علامہ اقبال

پوچھے تو کوئی زائران حرم سے   کہ حرم کا تحفہ زم زم کے سوا کچھ اور نہیں

کیا لے کر آئے ہو وہاں سے کیا لے کر آئے ہو چالیس دنوں کے بعد یہ چالیس دن تم سفر میں پھیرتے رہے طواف کرتے رہے صفا مروہ کرتے رہے تم وقوف عرفات کرتے رہے تم چالیس دن غار حرا بلندیوں پر چڑھے تم غار ثور بھی گئے تم نے مکے کی گالیاں دیکھی تم نے مدینے کی گالیاں دیکھی تم نے درود پاک بھی پڑھے تم نے تلاوت قرآن بھی کی تم نے کعبے کو چوما بھی حجر اسود کو چوما بھی تم نے ایک ایک لمحہ وہاں اللہ کے ذکر میں گزارا ہے **ارے اب بتاؤ لائے کیا ہو وہاں سے کیا کمائی کی ہے کیا کمائی کر کے لائے ہو**

جی میں بوتل لے کر آیا ہوں۔ٹھیک ہے بڑی عزت ہے اس کی ساتھ رکھو اس کو اس کو ساتھ رکھو میں اس کی عزت کو مانتا ہوں یہ کھجوریں لے لو رکھ دو اس کو بھی ساتھ یہ رومال لے لو یہ بھی ساتھ رکھو یہ مصلحہ لایا ہوں مدینے سے اس کو بھی سائٹ پر رکھو او محترم لے کر کیا آئے ہو حج کر کے آئے ہو۔کیا لے کر آئے ہو۔جی ٹھنڈی ہوا ہے بڑی جی وہاں بہت پیارے مناظر تھے جی میں نے دیکھا ہزاروں لاکھوں لوگوں کو جی وہاں رش بہت تھا بڑی سکیورٹی تھی ہوائی جہاز اوپر پھیر رہے تھے جی بڑی ٹھنڈی پانی کی بوتلیں راستے میں دی لوگوں نے یہ لے کر آئے ہو کعبے سے او محترم لائے کیا ہو جی یہ نہیں پتہ کیا کہا جائے اس حاجی کو جس نے اللہ کی رحمتوں کا یہ حال کیا ہے جس نے اللہ کے کرم کا یہ حشر کیا ہے کہ اسکو ایک جملہ بولنا نہیں آ رہا کہ وہ وہاں سے کیا لے کر آیا ہے۔

میں مسجد نبوی شریف میں بیٹھا تھا بشری اندر گئی ہوئی تھی خواتین کی سائٹ پر میں انہی کے دروازے پر ان کا انتظار کر رہا تھا بیٹھا ہوا تھا ہمارے ساتھ قریب ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے شائد ان کی کوئی خاتون اندر ہو گئی ان کا انتظار کر رہے تھے انہوں نے مجھے دیکھا وہ میرے قریب آ گئے سلام لی مجھ سے پوچھا میں نے کہا میں پاکستان سے ہوں انہوں نے کہا میں انڈیا سے آیا ہوں بڑی محبت سے بیٹھے کچھ دیر ان کیساتھ گزری بڑا پیارا انہوں نے ایک جملہ بولا تھا

مجھے کہتے ہیں ابھی آپ جائیں گے واپس لوگ آپ سے سوال کریں گے وہاں سے کیا لائیں ہیں تو آپ ان کو کیا جواب دیں گے میں نے کہا محترم آپ بتا دیجئے سفید داڑھی ہے بزرگ ہیں نورانی چہرہ ہے آپ بتایئے میں کیا جواب دوں۔آپ نے ایک جواب دینا ہے بیٹے میں مدینے سے حضور کی مدنی زندگی لایا ہوں اور مکے سے حضور کی مکی زندگی لایا ہوں۔

حضور جیسے مکے میں تھے ویسا بن کر آیا ہوں صبر والے پیار والے محبت والے اخلاق والے نرمی والے کبھی کسی کو جواب نہیں دیا کبھی کسی سے لڑے نہیں کبھی کسی سے نفرت نہیں کی ہر ایک سے پیار کیا میں مکی زندگی ساتھ لایا ہوں اور جب مدینے آئے وہاں آ کر حضور نے جنگیں لڑی کام کیا دین کا بہت زیادہ دین کو بڑھایا لوگ آ کر سلام قبول کرتے رہے آپ لوگوں کو قرآن پڑھاتے رہے وہاں قرآن اترتا رہا آپ درس قرآن دیتے ہیں جمعے پڑھاتے رہے آپ لوگوں کو دین سیکھاتے رہے آپ جتنے دیر مدینے میں رہے آپ نے دین کے لیے مختلف موہم سر کی مختلف جنگیں لڑی اپنا سارہ وقت دین کو دیا تو آپ کہے گا

میں مدینے سے مدنی زندگی لے کر آیا ہوں اب میں دین کا کام کروں گا اب میں دین کو آگے بڑھاؤں گا اب میں دین کے لیے محنت کروں گا اب میں دین کے لیے کوشش کروں گا میرا جی چاہا خدا کی قسم میں ماتھا چوم لوں اس بزرگ کا حد کر دی انہوں نے میرے ساتھ سات یا آٹھ منٹ کا ان کا ساتھ رہا لیکن زندگی بڑھ کی تعلیم دے کر گئے مجھے کو کہتے بیٹے یہ عمرہ ہے آپ جب جائیں تو مکی زندگی لے کر جائیں جب مدینے سے جائیں تو مدنی زندگی لے کر جائیں۔

لوگوں کو پتہ ہی نہیں ہے کہنا تو نہیں چاہیے اللہ معاف فرمائے گائے کی طرح پھیر کر آ جاتے ہیں آپ ایک ہفتے بعد مہینے بعد دیکھیں گے ایسے حاجیوں کی حالت تھوڑی سی داڑھی آئی ہو گئی چھپتا پھیرے گا کہ کہی کوئی دیکھ نہ لے ہفتے بعد ہی جا کر اس کو کٹوا دے گا اور جو عورت وہاں سے آئی ہو گی وہ بھی چند دن بڑے قصے سنائے گی بڑی لذت ملی بڑا مزہ آیا چند دن بڑی نیکو کار بنے گی دس دن بعد تمہیں اس کے منہ سے گالیاں سننے کو اسی طرح ملے گی وہ اسی طرح بدتمیز بدزبان بے نماز اور اسی طرح گندی کی گندی نظر آئے گی استغفر اللہ ایسا حج نہ ہو بئی ایسا حج ہے تو گھر ہی رہو اس شے بہتر تھا گھر ہی بیٹھو اس سے بہتر تھا نہ جاتے وہاں گئے اتنا کرم سمیٹ کر لیا کہا۔

آپ اندازہ کریں اس وقت ک جو رپورٹ ہے وہاں چالیس سے پنتالیس لاکھ لوگ ہیں ان میں سے ہر بندہ یہ پیغام لے کر آئے وہاں جو برکتیں ملی ہیں وہ گھر لے کر آ جائے اور اپنی زندگی کو اسی طرح گزارے جس طرح وہ وہاں چالیس دن رہا ہے کہ ایک چیونٹی نہ ماری ایک بال نہیں توڑا کوئی پتے کو نقصان نہیں پہنچایا کسی کے ساتھ کوئی بدتمیزی نہیں کی ہے اور پانچ نمازیں بروقت پڑھی ہیں اور ہر وقت خیال رکھا ہے کہ میں نیکی میں رہوں اگر وہ ساری زندگی ایسے ہی گزرے ساری دنیا نیکی کا مرکز نہ بن جائے ساری دنیا میں نیکی نہ پھیل جائے لیکن افسوس صد افسوس ہم حج جیسے عظیم موقعے کو بھی رسمن کرتے ہیں ہم رسمی حج کر کے آ جاتے ہیں اور رسمی حج بجالاتے ہیں آقا علیہ السلام نے ایسی تعلیم نہیں دی ہے اور ایسے عملوں کی ترغیب ہمیں نہیں دی گئی ہمیں تو خلوص سکھایا گیا ہے ہمیں تو اخلاص سکھایا گیا ہے محبت سکھائی گئی ہے۔

آؤ آج اصل حج کی جو آپ کے سامنے ترتیب ہے اللہ ہمیں ایسا حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللہ ہمیں ایسا حج کروائے ہمیں جا کر صرف چکر نہیں لگانے ہم نے دو وقت کا معاملہ نہیں بنانا ہے ہم نے ہمیشہ کے لیے وہاں سے تعلیم لے کر آنی ہے۔

ایک بات کہتا ہوں عمرہ اصل میں چھوٹا حج ہی ہوتا ہے ۸۰ پرسینٹ وہ حج ہی ہوتا ہے آپ مزدلفہ بھی میدان عرفات بھی دیکھ آتے ہیں آپ کعبے کی مکے کی گالیاں اور مدینے کے چکر سب موجود ہے لحاظہ صرف دو چیز نکال کر وقوف عرفات نہیں ہوتا اور منی جمرات نہیں ہوتی اور قربانی نہیں ہوتی باقی سارا کچھ عمرے کے اندر ہے تو جو عمرہ کر کے آتا ہے اسے تقریبا ۸۰ فیصد حج نظر آ جاتا ہے کہ حج کیا ہے اب وہاں سے جب وہ آئے تھے جو رحمتیں برکتیں وہاں سے حاصل ہوئی ہیں اب اللہ حج کی توفیق دے گا انشاء اللہ وہ برکتیں ہزار گنا ہو کر واپس ملے گی کیونکہ پہلے سے دیکھ آئے عمرہ کرنے کی سعادت فوراً مل جائے تا کہ حج کرنے میں آسانی ہو یہ جو آج باتیں محبت اور پیار سے کی ہیں اللہ ہمیں ایسا ہی حج نصیب فرمائے۔ آمین

اللہ ہمیں آج کے دن کی عظیم برکتیں اور عظیم سعادتیں اللہ عطا فرمائے آمین